

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
السلام عليك يا صاحب العصر والزمان
عجل الله فرجك

رباعیات نزرِ امام زمانهؑ

سید نزر عباس نے اپنے بچوں کے لئے جمع کی

۱۵ شعبان ۱۴۳۰ھ

نظر ثانی ۱۳ اپریل ۲۰۱۲

۱۵ شعبان ۱۴۳۳ھ

امام زمانہؑ

محمدؐ کے ہمنام حیدرؑ صفت جہاں میں بصد احترام آئیں گے
قیامت تو جب آئے گی آئے گی قیامت سے پہلے امام آئیں گے

اے کاش اتنی کہیں سے شنید ہو جائے وہ آرہے ہیں یاں آج عید ہو جائے
اجل سے عاصی یہ کہہ دے کہ شوق سے آئے بس اتنا ٹھہرے ذرا اُن کی دید ہو جائے

(محمدؐ و آل محمدؐ کی ثناء کرنے والے جناب منیر ملک صاحب کے والد جناب غلام محمد عاصی کا کلام بشکر یہ وصول کیا)

زبان ہو منہ میں مگر قدرتِ کلام نہ ہو پیامبر تو ہو موجود اور پیام نہ ہو
یہ امر عدلِ الہی سے غیر ممکن ہے کہ ورغلانے کو شیطان تو ہو، امام نہ ہو

درو پڑھنا ہے واجب سلام سے پہلے سلام فرض ہے جیسے کلام سے پہلے
یہ ہے مشیتِ حق اور حدیثِ پیغمبرؐ قیامت آنہ سکے گی امام سے پہلے

اے باغِ عسکریؑ کے مقدس ترین پھول

اے کعبہؑ فروغِ نظر، قبلہٴ اُصول

آہم سے کر خراجِ دل و جاں کبھی قبول تیرے بغیر ہم کو قیامت نہیں قبول
دنیا نہ مال و زر نہ وزارت کے واسطے ہم جی رہے ہیں تیری زیارت کے واسطے
ہیں تیرے اختیار میں قدرت کی مرضیاں تیرے سوا کسی سے اُمیدیں ہیں مرضیاں
سائل کی جانتا ہے تو حاجتِ عرضیاں ہم پھر بھی اس لئے تجھے لکھتے ہیں عرضیاں

ان پر تو دستخط جو کرے اپنی عید ہے

کاغذ یہی بہشت بریں کی رسید ہے

(یہ رباعیاں محمد بن ملک منیر صاحب کے پڑھنے کے لئے نائپ اور جمع کی جسے دوسرے مومنین کے بچے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ طالب دعا۔ سید نذیر عباس۔ ۵ ذوالحجہ ۱۳۲۸ھ)

یا رب اک آیتِ جلی پیدا کر سلطان کے بھیس میں ولی پیدا کر

بھرنی ہے سیاست میں جو روح اخلاق پھر قلبِ محمد سے علیٰ پیدا کر

--- جمیل مظہری ---

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک یا بدعت عرضی جو لکھی میں نے محبت کی زباں میں

لکھتے تو میاں تم بھی بہر حال عریضہ وارث کوئی ہوتا جو تمہارا بھی جہاں میں

--- مولانا سید ابوالحسن قبلہ ---

عشقِ حجت بنا انتظار جان الفت بنا انتظار

کس قیامت کا وعدہ کیا کیا قیامت بنا انتظار

--- محمد علی وفا ---

کیا جانے کیا دشمن حیدر کو ہوا ہے گونگوں سے راہِ حق کا پتہ پوچھ رہا ہے

اے گردشِ دوراں تجھے کچھ اس کا پتہ ہے ہمراہ میرے فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے

--- محمد علی وفا ---

دونوں کی نگاہوں میں فرقت کے گلے ہوں گے ہاتھوں میں تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے

کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

--- محمد علی وفا ---

آج آغوشِ نرس میں کون آ گیا آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

جشنِ قائم مناؤ ذرا مومنین آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

کیسی اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا

صحن گلشن میں سبزہ لہکنے لگا

ہرکلی کی زباں پہ ہے صلے علیٰ

آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

نیمہ ماہ شعبان مبارک تمہیں مہدیٰ دیں کا آنا مبارک تمہیں

المہدی سنٹر میں آج یہ محفل بھی کیوں نہ ہو جانثاروں کو بے حد خوشی

آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

باقی یہ نظام دوسرا ہے کہ نہیں ہے جب ہے تو کوئی وجہ بقاء ہے کہ نہیں
دیکھو تو ذرا غور سے ہر غنچہ و گل کو اس جلوہ غائب کا پتہ ہے کہ نہیں ہے

غائب پہ عقیدہ جو تو رکھتا نہیں غافل

غائب ہے خدا بول خدا ہے کہ نہیں ہے

پردے میں ہے شمشیر بکف وارثِ شہیر

اے منکر و کچھ تم کو پتہ ہے کہ نہیں ہے

سونے دو جگاؤ نہ نکیرین پکارے یہ دیکھ لو بس خاکِ شفا ہے کہ نہیں ہے
جکڑا ہے یزید آج بھی لعنت کی رسن میں انجام برائی کا برا ہے کہ نہیں ہے

زمانہ ہو گیا روشن شاہِ انا مائے زمیں کی قدر بڑھی آسماں مقام آئے

ظہورِ قائم آلِ عبا مبارک ہو جناب مہدیٰ دیں بارہویں امام آئے

-- مولانا طور --

شبرات آئی عید کا منظر لئے ہوئے پہلو میں نورِ صبح منور لئے ہوئے
گلزارِ سامرہ میں ہیں نرجس نہال آج دامنِ آرزو میں گل تر لئے ہوئے

-- سید محمد ابن طور --

کعبے کی زمیں کو جگانے کے لئے آفطرتِ مومن کو جگانے کے لئے
چہرے سے نقاب اٹھاسر اپا احمدؑ اسلام کو اسلام بنانے کے لئے

ہستی کے صحیفے میں ورق چودہ ہیں دو باب میں حکمت میں سبق چودہ ہیں
ہیں ارض و سماوات ملا کر سب ایک دنیا کو دکھانے کو سبق چودہ ہیں

-- رزمِ رود و لوی --

امامِ عصر آئے خوش ہیں شیخ و شابِ مہ خانہ صدا دیتے ہوئے پھرتے ہیں یہ اربابِ میخانہ
ہوا پھر آمدِ ساقی سے وا جلد چلو رندو خدا کی مصلحت سے بند تھا جو میخانہ

--- صفی ---

جہاں میں ورثہ دارِ صاحبِ معراج آیا ہے حسن کے گھر میں عالم کا جو ہے سر تاج آیا ہے
رہے گا حشر تک اب مذہبِ حق دہر میں قائم امامت ختم ہے جس پر گہر وہ آج آیا ہے

-- سید لیتق علی ہنر لکھنوی --

کس اہتمام سے محفل میں جام آتا ہے کہ دور ختم ہے ماہِ صیام آتا ہے
خبر یہ عیسیٰؑ گردوں نشیں کو بھی دے دو بچھائیں آ کے مصلیٰ امام آتا ہے

-- مرزا جمال --

قبضہ ہے جہاں پر مالکانہ قائم ہے جاہ و جلال خسروانہ قائم
اے حجتِ کردگارِ روحی بفاک ہے آپ کے دم سے یہ زمانہ قائم
-- عزیز لکھنوی --

تیرا راستہ کب سے ہم دیکھتے ہیں تجسس میں راہِ عدم دیکھتے ہیں
نجف دیکھتے ہیں حرم دیکھتے ہیں جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

--- سید افتخار ابن طور ---

پیدا ہوا شاہزادہ عشرت کدہ ہر دل ہے کشتی ہے تمنا کی ارماتوں کا ساحل ہے
شہزادی نرجسؑ کو ہے خوفِ نگاہِ بد اللہ یہ ماہِ پارہِ اخفاہی کے قابل ہے
--- مولانا اکبر مہدی سلیم جرولی ---

اے میرے امامؑ (جمع کردہ نذر عباس)

آپ پر درود اور سلام اے میرے امامؑ
بس یہی صدا ہے صبح و شام اے میرے امامؑ
آپ ہی کے آسرے پہ جی رہے ہیں ہم آپ آئیں گے تو دور ہوں گے رنج و غم
کر رہے ہیں التجا غلام اے میرے امامؑ
کر رہے ہیں اس لئے ظہور کی دعا ہو ہمیں بھی تیری دید کا شرف عطا
چاہے پھر ہو زندگی تمام اے میرے امامؑ
تیری راہ دیکھنا فریضہ ہے میرا منقبت نہیں ہے یہ عریضہ ہے میرا
پڑھ رہا ہوں میں جو صبح و شام اے میرے امامؑ
آ رہے ہیں آپ اڑ رہی ہے یہ خبر سامرے کے سمت ہے لگی ہوئی نظر

سج رہے ہیں راستے تمام اے میرے امام
تیرے نام کا ہے یہ بھی ایک معجزہ جس نے صرف دل سے تیرا نام لے لیا
اُس کا بن گیا ہر ایک کام اے میرے امام
اس لئے تمہارا انتظار ہے شدید سر اٹھا رہے ہیں پھر سے وقت کے یزید
کام اُن کا کچھنیے تمام اے میرے امام
دین مصطفیٰؐ پہ اب بھی تیرا قرض ہے ہم تو کیا ہیں انبیاءؑ پہ جب کہ فرض ہے
دو جہاں میں تیرا احترام اے میرے امام
نعمتیں بھی میر حسن کے نام ہو گئیں تخت اور شاہپایاں غلام ہو گئیں
جب سے وہ ہوا تیرا غلام اے میرے امام
--- میر حسن میر ---

نبی کی آل سے تجھ کو گلہ یہ کتنا ہے تو کلمہ گو ہے مگر نامراد کتنا ہے
جہاد یو! ذرا مہدیؑ کو آتو لینے دو پتہ چلے گا کہ شوق جہاد کتنا ہے
--- سہیل شاہ ---

مشکل قدم قدم پہ ہے راہ حیات میں مشکل کا سامنا ہے یہاں بات بات میں
لیکن جو بات بات میں مشکل کو حل کرے ایسا کوئی ضرور ہے اس کائنات میں
--- سردار نقوی ---

یہ کس کی آمد پہ آج خوشیاں منار ہے ہیں زمانے والے
یہی تو ہیں دینِ حق کا بگڑا مقدر بنانے والے

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک کا پہلو اک خط جو لکھا میں نے محبت کی زباں میں
 لکھتے تو میاں تم بھی عریضے پہ عریضہ وارث جو کوئی ہوتا تمہارا بھی جہاں میں
 -- جاوید بدایونی مسقط --

حجت نہ ہوز میں پہ نگل لے تجھے زمیں اس نعمت ولی میں ہر اک شے شریک ہے
 انکار کر رہا ہے تو مہدیؑ ء دیں کا تیری تو زندگی میرے مہدیؑ کی بھیک ہے
 --- شوکت رضا شوکت ---

تراب سے جو مسلسل اناج اُگتا ہے بشر بشر اُسے ہر صبح و شام کھاتا ہے
 جو منتظر نہیں شوکت ظہور مہدیؑ کا قسم خدا کی وہ رزق حرام کھاتا ہے
 --- شوکت رضا شوکت ---

جانِ بدر و حنین باقی ہے قلبِ زہرا کا چین باقی ہے
 کہہ دو اس دور کے یزیدوں سے آج بھی اک حسین باقی ہے
 --- پیامِ اعظمی ---

اہرِ غیبت کا آفتاب ہے تو دینِ اسلام کا شباب ہے تو
 کہہ رہا ہے یہ خود ز میں کا وجود عہدِ حاضر کا بوترا ب ہے تو
 --- پیامِ اعظمی ---

شکل و صورت میں مصطفیٰؐ کی طرح اور شجاعت میں مرتضیٰؑ کی طرح
 ہو نہ جائے نصیریوں کو خبر تم تو غائب بھی ہو خدا کی طرح
 -- عباس رضائیر جلال پوری --

صاف ہوتا ہے عیاں موجوں کی طغیانی سے صبح کے وقت گزرتا ہے کوئی پانی سے
 طاق اُمید میں رکھے ہوئے بے نور چراغ روشنی مانگ رہے ہیں تیری پیشانی سے
 --عباس رضائیر جلال پوری --

میرے مولا تیری ہیبت ہے عیاں پانی پر اٹھتا رہتا ہے سمندر میں دھواں پانی پر
 اس جگہ جائیں تو جبریل کے شہپر جل جائیں میرے مولا کا مصلیٰ ہے جہاں پانی پر
 --عباس رضائیر جلال پوری --

روک لے آ کے ان آئینوں کو پتھرانے سے چہرے مل جائیں گے جذبوں کو تیرے آنے سے
 جان پا جائیں گے بچھ کر تیرے قدموں میں گلاب ورنہ کیا فائدہ گلدانوں میں مرجھانے سے
 --عباس رضائیر جلال پوری --

کیوں ہم کو ڈراتے ہو قیامت کی خبر سے ہم سب کی نظر غیب کے پردے پہ لگی ہے
 دنیا کا سقوط آمد مولا پہ ہے موقوف
 اس بزم سے دنیا کی ابھی عمر بڑھی ہے
 اپنا سا بشر کہتے ہیں جو شاہ اُمم کو اُن سب کیلئے آگ جہنم میں لگی ہے
 اللہ رے یہ حیدر کراڑ کی ہیبت
 یہ کوئی نہیں کہتا کہ مجھ جیسا علیؑ ہے
 --نایاب ہلوری --

ہم چپ نہ ہوں گے آج شکایت کے بغیر

پردے میں رہنے والے ذرا سامنے تو آ

کیا لوٹ جائیں تیری زیارت کے بغیر

صدیاں کزرنی ہیں تیرے انتظار میں



امام زمانہ از وحید الحسن ہاشمی

کس کس کو لاؤں مدح شہ ذی وقار میں لفظوں کی ایک فوج کھڑی ہے قطار میں
سہتا ہوں انتظار کی شدت یہ سوچ کر
عیسیٰؑ بھی جی رہے ہیں اسی انتظار میں
مولا اب امتیاز ہی باقی نہیں رہا اشکوں کے تار اور گریباں کے تار میں
آہٹ بھی ان کے پاؤں کی سن لے اگر یہ دل
لگ جائیں چار چاند میرے اعتبار میں
ہم کو مٹا سکے یہ زمانے کی کیا مجال بیٹھے ہیں ہم امام زماں کی حصار میں
سب کچھ خدا نے ان کے تصرف میں دے دیا
بس اک خدا کی ذات نہیں اختیار میں
--- وحید الحسن ہاشمی ---

منقبت امام زمانہ از سید حسن عباس زیدی

زندگانی کا یہ ایک شغل بنا رکھا ہے
عشق محبوب کو سینے سے لگا رکھا ہے
آج دنیا میں امام مدنی آیا ہے جسکو آغوش میں نر جس نے اٹھا رکھا ہے
اپنا دیدار ہمیں جلد دکھائیں مولا مصلحت کیا ہے جو دیدار چھپا رکھا ہے
آرزو ہے یہ حسن کی کہ ہو اس کا دیدار
جس کو اللہ نے پردے میں چھپا رکھا ہے

لشکرِ زمین و زمان

یہ سوچ کے سکون سے کرتا ہوں انتظار عیسیٰ بھی منتظر ہیں محمدؐ کے لال کے
وہ غیب میں ہیں غیب سے انسان ہے بے خبر جا جا کے لوٹ آئے سفینے خیال کے

آنے تو دو امامِ زمانہ کا دورِ عدل
ماضی کرے گابات زمانے میں حال کے
--- وحید الحسن ہاشمی ---

منقبت امام زمانہؑ از وحید الحسن ہاشمی

خوشبوئے اہل کساء پا کر جو خنداں ہو گیا
سامرہ پہنچا تو وہ غنچہ گلستاں ہو گیا
اے خدا کے دین فکرِ زندگانی تو نہ کر
اب قیامت تک تیرے جینے کا سامان ہو گیا
یہ فقط آلِ محمدؐ کی زباں کا فیض ہے
جس گدا کو کہہ دیا سلطان وہ سلطان ہو گیا
خون پیغمبرؐ کہیں یا شیرِ زہراء کا اثر
ان کے لب پر جو بھی لفظ آیا وہ قرآن ہو گیا
جب نہ اس گھر میں کوئی منصب ملا جبریلؑ کو
آپ کے دروازہء عصمت کا درباں ہو گیا
لوگ سمجھے تھے یہ وصف، غیب ہے عیسیٰؑ پر ختم
غیب تو خود مہدیؑ دیں کانگہباں ہو گیا
اے حسنؑ کے لعل ہم تیرے اسیر درد ہیں
درد بھی ایسا جو پیوستِ رگ و جاں ہو گیا

ایک تزکا تھا وہ ان کے صحن عرفاں کا وحید
جو ہوا کے دوش پہ تختِ سلیمان ہو گیا

سوال اجر رسالت ماب ہونا ہے منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے
علیٰ کا پوتا زمانے میں آنے والا ہے ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا
-- جون عباس نے لندن سے بھیجا --

انوار جس کے ہوتے ہیں پردے سے آشکار ہر اک محبت اُسی کی ہے فرقت میں بے قرار
کل منتظر رسول تھے اول امام کے ہم آخری امام کا کرتے ہیں انتظار
-- میر مجیب علی پوری --

پلکیں بچھی ہوئی ہیں رہ انتظار میں حسرت مچل رہی ہے دل بے قرار میں
جب سطح آب پر وہ مصلہ بچھائیں گے عیسیٰ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوں گے قطار میں
-- میر مجیب علی پوری --

زندگی ہرگز وہ معراجِ وفا پاتی نہیں جب تلک خود عشق کے سانچے میں ڈھل جاتی نہیں
اپنی اُمت سے تو غافل ہو نہیں سکتا امام تھک کے سو جاتے ہیں اعضاء دل کو نیند آتی نہیں
-- میر مجیب علی پوری --

ہم جی رہے ہیں ایسے تیرے انتظار میں جس طرح چہکے بلبل و قمری بہار میں
ایماں ہے تیرا عشق، تیری دشمنی ہے کفر اک پل کا فاصلہ ہے فقط نور و نار میں
-- میر مجیب علی پوری --

یہ کیسا دور ہے مومن نظر نہیں آتے کرو ہزار اشارے شجر نہیں آتے
امام وقت کا رب جانے کیا ارادہ ہے بلار ہے ہیں ازل سے مگر نہیں آتے

-- میر مجیب علی پوری --

ستارہی ہے تیری یاد بار بار مجھے تری جدائی بھی کرتی ہے اشکبار مجھے
میں جی رہا ہوں تری دید کے لئے ورنہ یہ کائنات تو لگتی ہے ناگوار مجھے

-- میر مجیب علی پوری --

ہادیء دین کا فرمان سمجھنا سیکھو خیر مقدم کے لئے پلکیں بچھانا سیکھو
امتحاں عشق کا دینا ہے اگر فرقت میں مثل اک ماہیء بے آب تڑپنا سیکھو

-- میر مجیب علی پوری --

بس ایک نظرِ کرم مجھ پہ گر تیری ہو جائے میں کر رہا ہوں جو مدحت وہ بندگی ہو جائے
کٹیں گی انگلیاں لاکھوں کی پھر سے دنیا میں ترے جمال سے اک بار آگہی ہو جائے

-- میر مجیب علی پوری --

مرے عریضے کو ہر موج پیار کرتی ہے خود اپنے دوش پہ اس کو سوار کرتی ہے
اُسے خبر مری حالت کی کیوں نہ ہو پل میں یہ عرضی سات سمندر کو پار کرتی ہے

-- میر مجیب علی پوری --

ہر ایک سانس میری انتظار کرتی ہے وہ ایک بار نہیں با بار کرتی ہے
مری نگاہ فقط تیری دید کی خاطر حرم کی سمت سفر اختیار کرتی ہے

-- میر مجیب علی پوری --

اے فاطمہؑ کے لعل ہماری ہے آرزو چھوئیں تیرے قدم تو اگر آئے روبرو
آ جا کہ تجھ کو تیری ہی غیبت کا واسطہ ہم مرنہ جائیں تیری زیارت کئے بغیر
اک تیرے انتظار میں اے ابنِ عسکریؑ ایسا فقط نہیں ہے کروڑوں ہیں اور بھی
آجائے انبیاء کی امامت کے واسطے نہ لوٹنا ہماری شفاعت کئے بغیر

میرا عقیدہ ہے بروزِ محشر، فلک پہ یہ اہتمام ہوگا میرے خیالوں سے بھی زیادہ وسیع تراک مقام ہوگا
 کہیں محمدؐ کہیں مسکراہٹ، کہیں خدا کا کلام ہوگا گلوں کو نسبتِ علیؑ سے ہوگی سردار میرا امام ہوگا
 -- موسیٰ شاہ رخ اور فصیحہ فاطمہ نے بھیجا --

گر ہو میری حیات میرے اختیار میں صدیاں گزار دوں گا تیرے انتظار میں
 مولا اب آپ پر وہ غیبت اٹھائیے دو دن تو زندگی کے گزاروں بہار کے
 -- جناب میثم صلواتی نے بھیجا -- ۱۲ شعبان ۱۴۳۰ھ --

درو زنده ہے اپنا سلام زنده ہے خدا کے بعد محمدؐ کا نام زنده ہے
 کسی کے پاس تو مردہ بھی اب نہیں کوئی ہمیں فخر ہے ہمارا امام زنده ہے
 -- حسین عباس نے انڈیا سے بھیجا --

عجیب وقت ہے سرکار اب تو آ جاؤ تم ہی ہو کل کے مددگار اب تو آ جاؤ
 ہر ایک امر ہے دشوار اب تو آ جاؤ جہاں ہے برسرِ پیکار اب تو آ جاؤ
 -- بلال کاظمی --

زمین کو پھر سے ضرورت کسی حسینؑ کی ہے

حیا سے برسرِ پیکار وہ بھی عمائے غلامِ درہم و دینار وہ بھی عمائے
 خدا کے دین سے بیزار وہ بھی عمائے خلافِ سید ابرار وہ بھی عمائے

یہ شہر پسند تہ ذوالفقار کب ہوں گے

میں سوچتا تھا کہ ستر ہزار کب ہوں گے

اٹھے گا شورِ صفِ کارزار سے بھاگو برس رہی ہے اجل ذوالفقار سے بھاگو

کوئی کہے گا نبیؐ کے دیار سے بھاگو

صدا کسی کی نکل کر مزار سے بھاگو

اب آگیا ظلم و تشدد کو پھاڑنے والا اب آگیا درِ خیبر اُکھاڑنے والا

علیٰ کی تیغ ہے پھر بے نیام بھاگ چلو

جگہ حرم میں نہیں سوئے شام بھاگ چلو

اجل کو یاد ہے ہم سب کے نام بھاگ چلو یہ بھاگنا ہی تو ہے اپنا کام بھاگ چلو

اماں نہیں ہے کہیں کارزارِ ہستی میں

کچھار چھوڑ کے شیر آگیا ہے بستی میں

-- بلال کاظمی نے پڑھا --

اے جانِ کعبہ آ جاؤ اے وارثِ کعبہ آ جاؤ اے نبیوں کی جنت آ جاؤ اے کوثر کا وسیلہ آ جاؤ

تیغ اٹھا کر آ جاؤ اے فخرِ مسیحا آ جاؤ اب تو چلا دو غداروں پر اپنی تم تلوار

ملا اور لا دین بنے ہیں دین کے ٹھیکے دار

اے جانِ کعبہ آ جاؤ اے وارثِ کعبہ آ جاؤ

-- اختر لکھنوی --

خدا کا دین اور قرآن انتظار میں ہے تیرا ظہور مشیت کے اختیار میں ہے

برس رہی ہیں یہ آنکھیں تیری فرقت میں اک اضطرابِ میرے قلبِ زار میں ہے

عریضہ اشکوں سے لکھا ہے میں نے اے مولا

تمام حالِ مفصل اس اختصار میں ہے

-- موسیٰ شاہ رخ صاحب نے SMS کیا --

توحید کی قربت میں مسیحؑ سیکھ رہا ہے گر چہ وہ نمازی ہے مگر سیکھ رہا ہے
 مہدیؑ کی امامت میں پڑھی جائے گی کیسے عیسائےؑ کئی صدیوں سے یہی سیکھ رہا ہے
 -- ڈاکٹر یاسین نے پڑھا --

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے
 ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
 پھر سجدہء حسینؑ کی حاجت ہے دین کو آجا کہ لا الہ کو تیرا انتظار ہے
 سب کی یہ آرزو ہے کہ راہِ خدا ملے لیکن خدا کی راہ کو تیرا انتظار ہے
 پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
 بے چین ذوالفقار ہے بیتاب مرتجز عباسؑ باوفا کو تیرا انتظار ہے
 تو ہی سنا سکے گا صحیح مقتل حسینؑ
 ہر مجلس عزا کو تیرا انتظار ہے
 -- ڈاکٹر محمد ضیا عباس نے بھیجا --

یہ بات مان لیجئے تکرار کے بغیر محشر نہ ہو گا بارہویں سرکار کے بغیر
 قائمؑ یہاں سجا نہیں گے عباس کا علم کعبہ بنا ہے اس لئے مینار کے بغیر
 -- سید احمد علی نے روانہ کیا --

ہوگی کسی کی عید کسی مہرباں کے ساتھ نوحہ کناں ہے کوئی زمین وزماں کے ساتھ
 بیٹھے ہیں راہ گذر پر اسی انتظار میں ہم سب کی عید ہوگی امام زماں کے ساتھ
 -- سید موسیٰ شاہ رخ عرف مومن صاحب نے روانہ کیا --

غربت کی وجہ سے کسی کو فقیر مت سمجھو کیونکہ اس کا رب بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔ وہ یہ سب اس کو عطا کر سکتا ہے۔ اور آپ سے لے بھی سکتا ہے (فرمان حضرت علیؑ)

شکوئی

امام وقت کا جو انتظار کرتے ہیں رسولِ اپنوں میں اُن کو شمار کرتے ہیں
چلے بھی آؤ امامِ زماں خدا کے لئے کہ لوگ اب تو عقیدوں پہ وار کرتے ہیں

جوابِ شکوئی

بھلا میں اُن کے بُلانے سے کس طرح آؤں جو اپنے ہو کے مجھے اشک بار کرتے ہیں
انہیں نماز کی فرصت نہیں تعجب ہے ازاں کے وقت بھی یہ کاروبار کرتے ہیں
تم ہی بتاؤ کیا یہ کام ٹھیک ہے نایاب
جو کام میرے اطاعت گزار کرتے ہیں
-- نایابِ ہلوروی کا کلام موسیٰ شاہ رخ نے بھیجا --

آ بھی جا پردہء غیبت سے زمانے کے امام تیرے لب سے تیرے جد کی کہانی سُن لیں
ہم عزاداروں کی بس آخری حسرت ہے یہی نوحہ شبیرؑ کا ایک تیری زبانی سُن لیں
-- موسیٰ شاہ رخ نے بھیجا -- مدینہ منورہ --

اپنے آنے کی خبر ہم کو سنائیں تو سہی اک جھلک رُوئے منور کی دکھائیں تو سہی
قلبِ مضطر، تو خدا کے لئے دم بھر ٹھہر جاں بھی ہم قدموں پہ دے دیں گی وہ آئیں تو سہی

نہیں جاتی میرے اشکوں کی طغیانی نہیں جاتی دلِ بیتاب کی پیہم پریشانی نہیں جاتی
جھلک اب تو دکھادے یہ حالت ہو گئی ہے صاحب کہ مجھ سے اپنی صورت آپ پہچانی نہیں جاتی

صبح ہوتی ہے۔ پر نہیں ہوتی
مر مٹے۔ پر سحر نہیں ہوتی

کیوں کرم کی نظر نہیں ہوتی
کس قیامت کی رات ہے تو بہ

آئیں کب کچھ خبر نہیں آتی
پھر سے بستی نظر نہیں آتی

شامِ غم کی سحر نہیں آتی
دل کی بستی کچھ ایسی اُجڑی ہے

جھلک تک کے لئے اس طرح تڑپانا قیامت ہے
نہ آنا بھی قیامت ہے۔ اور آجانا قیامت ہے

خبر ہو کاش یہ اُن کو کہ چھپ جانا قیامت ہے
یہ پردہ جان لیوا ہے نکل آنا ارے تو بہ

کچھ تو کہہ دیجئے اللہ کہ کب آئیں گے
حسرت دید میں مرجائیں گے جب آئیں گے

ہر گھڑی دل یہی کہتا ہے کہ اب آئیں گے
منہ کو آیا ہے جگر۔ جان لبوں پر آئی

ایک صورت ہے فقط تن میں مرے دم نہ رہے
آپ اُس وقت اگر آئے جب ہم نہ رہے

آپ آجائے یا آپ کا یہ غم نہ رہے
آپ کا آنا نہ ہوگا وہ قیامت ہوگی

بن پڑ رہی ہے جو بھی کئے جا رہا ہوں میں
مرنے کی آرزو میں جیسے جا رہا ہوں میں

اُمید دید ساتھ لئے جا رہا ہوں میں
دن رات کر رہا ہوں قیامت کا انتظار

ناوکِ ہجر دلِ زار کو برماتے ہیں

نقشِ فرقت میں محبت کے اُبھر جاتے ہیں

ہم جدائی میں ہوئے جاتے ہیں زندہ درگور چھپنے والے کبھی ہم بھی تجھے یاد آتے ہیں

حسرت دید میں عاشق تو مرے جاتے ہیں وہ نکلتے ہی نہیں۔ پردے سے تڑپاتے ہیں
دل کو سمجھائیں گے کہہ کہہ کے یہ آخر کب تک دم تولے، آئیں گے، آتے ہیں بس اب آتے ہیں

اے دلِ سوگوار کیا ہو گا اس قدر بیقرار کیا ہو گا
وہ تو آئیں گے بس قیامت میں حشر تک انتظار کیا ہو گا

لوگ کہتے ہیں زار رہتا ہے مضطرب و بیقرار رہتا ہے
اب نہ آئے تو میں بھی کہہ دوں گا آپ کا انتظار رہتا ہے

وہ بلائیں ہمیں نہ آتے ہیں کیا یہ سمجھوں کہ وہ ستاتے ہیں
جب وہ آئیں گے ہم کہاں ہوں گے وعدہء حشر پر جھلاتے ہیں

آپ کی پردہ داریاں تو بہ ہم سے یہ بے نیازیاں تو بہ
بے رُخی آپ کی معذاللہ میری یہ بیقراریاں تو بہ

دل پہ کب اختیار ہے صاحب جان اب مجھ پہ بار ہے صاحب
عکس اشکوں میں ہی دکھادے ہر نفس انتظار ہے صاحب

دلِ اُمیدوار کیا کہنا
عاشقِ بیقرار کیا کہنا
سنکے وعدے ہی وعدے آنیکے
حشر کا انتظار کیا کہنا

جان اب نذرِ ناز ہوتی ہے
باجر سے بے نیاز ہوتی ہے
اب تو آجائیے۔ امامِ عصرؑ
کہ قضا اب نماز ہوتی ہے

تڑپنا ہم کو آتا ہے تمہیں تڑپانا آتا ہے
تمہیں غم دینا آتا ہے ہمیں غم کھانا آتا ہے
تم اپنے فن میں یکتا ہو، ہم اپنے فن میں کامل ہیں
تمہیں چھپ جانا آتا ہے ہمیں مرجانا آتا ہے

شامِ غم کی سحر نہ ہو جائے
ہائے ہم کو خبر نہ ہو جائے
آپ کا آنا یوں قیامت ہے
عاشقوں کی نظر نہ ہو جائے

آہ گر بے اثر نہیں ہوتی
اُن کو پھر کیوں خبر نہیں ہوتی
کچھ کسر ہے ہمارے مرنے میں
پھر یہ کیا ہے سحر نہیں ہوتی

مدح امام زمانہ از وحید الحسن ہاشمی

کس کس کو لاؤں مدحِ شہِ ذی وقار میں

لفظوں کی ایک فوج کھڑی ہے قطار میں

سہتا ہوں انتظار کی شدت یہ سوچ کر عیسیٰؑ بھی جی رہے ہیں اسی انتظار میں

مولا اب امتیاز ہی باقی نہیں رہا اشکوں کے تار اور گریباں کے تار میں

آہٹ بھی ان کے پاؤں کی سن لے اگر یہ دل لگ جائیں چار چاند میرے اعتبار میں

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے کی کیا مجال بیٹھے ہیں ہم امام زماں کی حصار میں

سب کچھ خدا نے ان کے تصرف میں دے دیا

بس اک خدا کی ذات نہیں اختیار میں

--- وحید الحسن ہاشمی ---

منقبت امام زمانہ از سید حسن عباس زیدی

زندگانی کا یہ ایک شغل بنا رکھا ہے

عشق محبوب کو سینے سے لگا رکھا ہے

آج دنیا میں امام مدنی آیا ہے جس کو آغوش میں نرسٹل نے اٹھا رکھا ہے

اپنا دیدار ہمیں جلد دکھائیں مولا مصلحت کیا ہے جو دیدار چھپا رکھا ہے

آرزو ہے یہ حسن کی کہ ہو اس کا دیدار

جس کو اللہ نے پردے میں چھپا رکھا ہے

لشکر زمین و زمان

یہ سوچ کے سکون سے کرتا ہوں انتظار عیسیٰؑ بھی منتظر ہیں محمدؐ کے لال کے

وہ غیب میں ہیں غیب سے انسان ہے بے خبر جا جا کے لوٹ آئے سفینے خیال کے
 آنے تو دو امام زمانہ کا دور، عدل
 ماضی کرے گابات زمانے میں حال کے
 --- وحید الحسن ہاشمی ---

منقبت امام زمانہ

از وحید الحسن ہاشمی

خوشبوئے اہل کساء پا کر جو خندان ہو گیا سامرہ پہنچا تو وہ غنچہ گلستاں ہو گیا
 اے خدا کے دین فکرِ زندگانی تو نہ کر اب قیامت تک تیرے جینے کا سامان ہو گیا
 یہ فقط آل محمد کی زباں کا فیض ہے جس گدا کو کہہ دیا سلطان وہ سلطان ہو گیا
 خون پیغمبر گہیں یا شیر زہرا کا اثر ان کے لب پر جو بھی لفظ آیا وہ قرآن ہو گیا
 جب نہ اس گھر میں کوئی منصب ملا جبریل کو آپکے دروازہ عصمت کا درباں ہو گیا
 لوگ سمجھے تھے یہ وصفِ غیب ہے عیسیٰ پر ختم غیب تو خود مہدی دیں کانگہباں ہو گیا
 اے حسن کے لعل ہم تیرے اسیر درد ہیں درد بھی ایسا جو پیوستِ رگ و جاں ہو گیا
 ایک تزکا تھا وہ ان کے صحن عرفاں کا وحید
 جو ہوا کے دوش پہ تختِ سلیمان ہو گیا

پر دہ رُخ روشن سے ہٹانا بھی قیامت دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
 سنتے ہیں کہ جب آوگے آئینگی قیامت آنا بھی قیامت ہے، نہ آنا بھی قیامت
 --- فیصل کاظمی نے بھیجا ---

رباعیات امام زمانہؑ

زمانہ ہو گیا روشن شاہِ انا م آئے زمیں کی قدر بڑھی آسماں مقام آئے
ظہورِ قائمِ آلِ عبا مبارک ہو جناب مہدیؑ دیں بارہویں امام آئے

-- مولانا طور --

شبرات آئی عید کا منظر لئے ہوئے پہلو میں نورِ صبح منور لئے ہوئے
گلزارِ سامرہ میں ہیں نر جس نہال آج دامن آرزو میں گل تر لئے ہوئے
-- سید محمد ابن طور --

کعبے کی زمیں کو جگانے کے لئے آفطرتِ مومن کو جگانے کے لئے
چہرے سے نقاب اٹھا سراپا احمدؑ اسلام کو اسلام بنانے کے لئے

ہستی کے صحیفے میں ورق چودہ ہیں دو باب میں حکمت میں سبق چودہ ہیں
ہیں ارض و سماوات ملا کر سب ایک دنیا کو دکھانے کو سبق چودہ ہیں
-- رزم رودلوی --

امام عصر آئے خوش ہیں شیخ و شاہِ مدخانہ صدا دیتے ہوئے پھرتے ہیں یہاں بابِ میخانہ
ہوا پھر آمدِ ساقی سے وا جلد چلو ریندو خدا کی مصلحت سے بند تھا جو میخانہ

--- صفی ---

جہاں میں ورثہ دارِ صاحبِ معراج آیا ہے حسن کے گھر میں عالم کا جو ہے سر تاج آیا ہے
رہے گا حشر تک اب مذہبِ حق دہر میں قائم امامت ختم ہے جس پر گھر وہ آج آیا ہے

--سید لیتق علی ہنر لکھنوی--

کس اہتمام سے محفل میں جام آتا ہے کہ دور ختم ہے ماہ صیام آتا ہے
خبر یہ عیسیٰؑ گردوں نشیں کو بھی دے دو بچائیں آ کے مصلیٰ امام آتا ہے

--مرزا جمال--

قبضہ ہے جہاں پر مالکانہ قائم ہے جاہ و جلال خسروانہ قائم
اے حجت کردگار روحی بفاک ہے آپ کے دم سے یہ زمانہ قائم

--عزیر لکھنوی--

تیرا راستہ کب سے ہم دیکھتے ہیں تجس میں راہِ عدم دیکھتے ہیں
نجف دیکھتے ہیں حرم دیکھتے ہیں جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں

خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں

---سید افتخار ابن طور---

پیدا ہوا شاہزادہ عشرت کدہ ہر دل ہے کشتی ہے تمنا کی ارمونوں کا ساحل ہے
شہزادی نرجس کو ہے خوفِ نگاہ بد اللہیہ ماہ پارہ اخفا ہی کے قابل ہے

---مولانا اکبر مہدی سلیم جرولی---

(اپنے بچوں کیلئے جمع کی۔ سید نذر عباس۔ ستمبر ۲۰۰۶)

اس میں بھی نظر آنے لگا شرک یا بدعت عرضی جو لکھی میں نے محبت کی زباں میں
لکھتے تو میاں تم بھی بہر حال عریضہ وارث کوئی ہوتا جو تمہارا بھی جہاں میں

---مولانا سید ابوالحسن قبلہ---

عشقِ حجت بنا انتظار جان الفت بنا انتظار
کس قیامت کا وعدہ کیا کیا قیامت بنا انتظار

---محمد علی وفا---

کیا جانے کیا دشمن حیدر کو ہوا ہے گونگوں سے راہِ حق کا پتہ پوچھ رہا ہے
اے گردشِ دوراں تجھے کچھ اس کا پتہ ہے ہمراہ میرے فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے

---محمد علی وفا---

دونوں کی نگاہوں میں فرقت کے گلے ہوں گے ہاتھوں میں تبسم کے کچھ پھول کھلے ہوں گے
کعبے سے کوئی پوچھے اس وصل کے منظر کو جب نور کے دو ٹکڑے آپس میں ملے ہوں گے

---محمد علی وفا---

آج آغوشِ نرجسؑ میں کون آگیا آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے
جشنِ قائمِ مناو ذرا مومنین آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

کیسی اتراتی پھرتی ہے بادِ صبا صحنِ گلشن میں سبزہ لہکنے لگا
ہرکلی کی زباں پہ ہے صلے علی آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

نیمہ ماہ شعبان مبارک تمہیں مہدیؑ دیں کا آنا مبارک تمہیں
المہدی سنٹر میں آج یہ محفلِ بچی کیوں نہ ہو جاشاروں کو بے حد خوشی

آج ساقی کے گھر جشنِ میلاد ہے

باقی یہ نظام دوسرا ہے کہ نہیں ہے

جب ہے تو کوئی وجہ بقاء ہے کہ نہیں

دیکھو تو ذرا غور سے ہر غنچہ و گل کو اس جلوہ غائب کا پتہ ہے کہ نہیں ہے

غائب پہ عقیدہ جو تو رکھتا نہیں غافل غائب ہے خدا بول خدا ہے کہ نہیں ہے

پردے میں ہے شمشیر بکف وارثِ شیر اے منکر و کچھ تم کو پتہ ہے کہ نہیں ہے

سونے دو جگاؤ نہ نکیرین پکارے یہ دیکھ لو بس خاکِ شفا ہے کہ نہیں ہے

جکڑا ہے یزید آج بھی لعنت کی رسن میں

انجام برائی کا برا ہے کہ نہیں ہے

﴿اپنے بچوں کے لئے جمع کیا۔ طالبِ دعا سید نزر عباس۔ ستمبر ۲۰۰۶ م﴾

صحیح کو صحیح غلط کو غلط صدا لکھو قدم اٹھاؤ کبھی صاف کر کے قلم لکھو

ہماری عرضیاں لکھنے پہ کیوں خفا ہو بھلا تمہارا بھی کوئی زندہ ہو تو اسے لکھو

-- شوکتِ رضا شوکت --

ولی عصرؑ سا ہم حکمران رکھتے ہیں ہم اک جہان میں سارا جہان رکھتے ہیں

وہ جب بھی آئیں ہمارے ہی پاس آئیں گے کہ ہم گھروں پہ علم کا نشان رکھتے ہیں

--- الحاج ریاض حسینؑ نے پڑھا ---

آرزوؤں کے چمن دل میں کھلائے رکھنا

اپنی نظروں کو سوائے کعبہ جھکائے رکھنا

آ رہے ہیں ابھی آجائیں گے آتے ہوں گے آس کے دیپ نگاہوں میں جلائے رکھنا

باغِ زہرا کے ہر اک پھول کی اپنی ہے مہک گلِ نرجس کی مہک دل میں بسائے رکھنا
 وہ اس شرط پہ آئیں گے ہمارے گھر
 اپنے گھر کا عزاخانہ سجائے رکھنا
 --- علامہ حسن ظفر کا کلام ---

دروودِ زندہ ہے اپنا سلامِ زندہ ہے خدا کے بعد محمدؐ کا نامِ زندہ ہے
 کسی کے پاس تو مردہ بھی اب نہیں باقی ہمیں ہے ناز ہمارا امامِ باقی ہے
 (المرسالہ - شفقِ صائمِ رضا)

ہم ملنگوں کے ولیِ جلوہ دکھانے آجا اس زمانے کے علیؑ جلوہ دکھانے آجا
 منتظرِ پاکِ نبیؐ کعبہ و قرآنِ خدا کہہ رہے ہیں سبھی جلوہ دکھانے آجا
 جشنِ قائم ہے جہاں اپنی عبادت کے لئے
 ہم جیے جاتے ہیں بس تیری زیارت کے لئے
 آج کی رات جلوہ دکھانے آجا
 --- المرسالہ سید احمد علی ---

سوالِ اجرِ رسالت ماب ہونا ہے منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے
 علیؑ کا پوتا زمانے میں آنے والا ہے ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا ہے
 (المرسالہ - سید احمد علی صاحب)

امامِ زمانہؑ نے فرمایا

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پیار نہیں ہے فریاد تمہاری کوئی بے کار نہیں ہے
 سن کر ٹپ جاتا ہوں پکار تمہاری آنے سے اگرچہ مجھے انکار نہیں ہے

(المرسلہ۔ موسیٰ شاہ رخ مون صاحب)

اے خاکِ مدینہ تیری گلیوں میں ابھی تک ہم سبٹ پیمبرؐ کی لحد ڈھونڈ رہے ہیں
چھپے ہوئے قاتل کو ہم جانتے ہیں ضرور جنت البقیع کب آباد کریں گے

مہدئی کو ہم اس لئے ڈھونڈ رہے ہیں

--- سلیمان شیروی ---

امام زمانہؑ کے حضور دیحان اعظمی کا کلام

نورِ جمال فاتحِ خیبر لئے ہوئے

وہ آرہے ہیں علم کا دفتر لئے ہوئے

کاغذ کی ناؤ میرے عریضے کو مت سمجھ لہریں چلی ہیں میرا مقدر لئے ہوئے

اے چاندِ عسکریؑ کے میری سمت دیکھ لے

بیٹھا ہوا ہوں آنسوؤں کا سمندر لئے ہوئے

اب اپنی انتہا سے گزرتا ہے انتظار جب تک پھروں میں ضبط کا پتھر لئے ہوئے

کرتا نہیں ہے کوئی قیامت کا انتظار

ہم خوش ہیں آپ آئیے محشر لئے ہوئے

سودا تمہارے عشق کا ہے سر میں اس طرح جیسے صدف ہو قلب میں گوہر لئے ہوئے

اور یہ انتظار ہے گلِ زرگس کھلے گا کب؟

اب آ بھی جاؤ خوں پیمبرؐ لئے ہوئے

قاتل تمہارے جد کے ستانے لگے ہمیں آ جاؤ اب تو حیدری تیور لئے ہوئے

ریحانِ العجل کی صدا گونجتی رہے

وہ آرہے ہیں مرضی داور لئے ہوئے

مدح مہدیؑ جب سے کی تو صیفِ حیدرؑ کی طرح
میں کہ اک قطرہ ہوں ابھرا ہوں سمندر کی طرح
-- المرسلہ عطا عباس کینیڈا --

مشکل قدم قدم پہ ہے راہِ حیات میں مشکل کا سامنا ہے یہاں بات بات میں
لیکن جو بات بات میں مشکل کو حل کرے ایسا کوئی ضرور ہے کائنات میں
(از سردار نقوی)

مولا موالیوں کے مقدر سنو اردو دل اپنا بے قرار ہے اس کو قرار دو

ہر سو بیزیدیت کی کدورت ہے ان دنوں مولا تیری شدید ضرورت ہے ان دنوں

یہ چودہ ہیں تو الہی نظام قائم ہے ان ہی کے نام سے خالق کا نام زندہ ہے
منا کے جشن بتاتے ہیں ہم زمانے کو ہم ہی وہ لوگ جن کا امام زندہ ہے
-- ذوالفقار حیدر نے بھیجا --

عبد و معبود کی الفت کا وسیلہ لکھ دو عشق کا سارے مراحل کو وظیفہ لکھ دو
جب بھی مشکل میں پڑو نادِ علیؑ کے ہمراہ مہدیؑ دیں کی خدمت میں عریضہ لکھ دو
-- شاداب نے لکھنو سے بھیجا --

امام عصر علیہ السلام کو ڈونڈو
علیٰ کی نسل کے ماہ تمام کو ڈونڈو

رسول پاک کے قائم مقام کو ڈونڈو
ہر ایک سمت اندھیرا ہے اب زمانے میں

قدم قدم پہ اجل ہے گلی گلی مقتل
سکون جس سے ملے اس نظام کو ڈونڈو

ہر ایک فرد ہے بچپن ہر بشر بے گل
جو ان بلاؤں کوٹالے اُسے تلاش کرو

عریضہ بھیج کے دیکھو تو ان کی خدمت میں
اٹھو نبی کے مدارِ المہام کو ڈونڈو

اکھڑ چلی ہے اگر سانس دردِ فرقت میں
ملے گی بارِ دگر زندگی خدا کی قسم

ڈونڈے سے بھی نشان نہ باطل کا پائے گا
دنیا میں بولتا ہوا قرآن آئے گا

اللہ وہ بھی وقت زمانے میں لائے گا
خاموش اس طرح جو رہے گی کتابِ حق

-- استاد قمر جلالوی --

جہاں میں چودھویں شعبان کا ماہ تمام آیا
رسولوں کی ہدایت کیلئے میرا امام آیا

امامِ آخری بن کے محمد کا پیام آیا
ہدایت کے بندوں کی دنیا میں رسول آئے

زندگی ہم نے یوں گزاری ہے لفظ لفظ تجھے صدا دی ہے

فاصلے دور ہوتے جاتے ہیں کون سے جرم کی سزا دی ہے

دل سے دل کا پیام لے مولا

غم زدو کا پیام لے مولا

دستِ اُمت کہ تھام لے مولا

ظلم و کفر سے اب رہائی ہو

رنگ آفاق کا نرالا کر پھر سے آفاق میں اُجالا کر
اے امامِ زماں زماں نے میں پرچمِ حق کا بول بالا کر

مولا! کب کہاں کس کی دعاؤں کے سبب آؤ گے کس گھڑی اے میری اُمید کے رب آؤ گے
کچھ تو بینائی بڑھے چشمِ تمنا کی حضور یہ بتانے ہی چلے آؤ کہ کب آؤ گے

نسلِ ستم ہے در پہ آزار اب تو آ پھر کھل رہے ہیں ظلم کے دربار اب تو آ
کعبے پہ ہے ظلم کی یلغار اب تو آ دن ڈھل رہا ہے وقت کو تازہ اُڑان دے
آ اے امامِ عصر حرم میں اذان دے

ابھی جہاں میں محمدؐ کا نام باقی ہے حق کا نور وہ ماہِ تمام باقی ہے
اک انقلابِ خمینی پہ ہو گئے حیران ارے ابھی تو ظہورِ امام باقی ہے

باقی جہاں ہے اب تک جن کے وجود سے وہ یوسفِ زہراؑ فرزندِ نور ہے
ساحلِ مجھے معلوم ہے وہ ہیں یہیں کہیں ہو جائے مجھ سے دور جو آنکھوں میں دھول ہے

اس آسِ رے پہ دلِ بیقرار زندہ ہے کوئی تو عاشقوں کا اُمیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعتِ ذرا سنبھل کے کہو ابھی حسینؑ کا اک سو گوار زندہ ہے

قائم آل محمدؐ کا قصیدہ لکھیں آئیے بارہویں حیدر کا عریضہ لکھیں
کاغذی ناؤ عریضے کو بنا کر بھیجیں اشک کی مھر عریضے پہ لگا کر بھیجیں

اے میرے مظہر دیں مظہر خالق آجا صدق کی اب ہے ضرورت اے میرے صادق آجا
لوگ ثامت کو سمجھ بیٹھے ہیں کافی مولا پردہء غیبت کو اٹھا کر میرے ناطق آجا

سحر قریب اندھیروں کو دور ہونا ہے ذلیل دشمن دیں کو ضرور ہونا ہے
بتا رہی ہیں یہ تبدیلیاں زمانے کی کسی ولی کا یقیناً ظہور ہونا ہے

یارب امام عصر کی زیارت نصیب ہو مجھ کو بھی پنچتن کی زیارت نصیب ہو
مولا کی طرح عبادت میں شہادت نصیب ذکرِ غمِ حسینؑ میں راحت نصیب ہو

سجدوں کے نشاں میری کندہ جہیں پہ رہے
قبر نہ سہی پر روح جنت البقیع میں رہے

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہء حسینؑ کی ضرورت ہے دین کو آجا کہ لا الہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسینؑ ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے

تو ہی سنا سکے گا صحیح مقتل حسینؑ

ہر مجلسِ عزا کو تیرا انتظار ہے

اے دل و جان نبی رخ سے اٹھادے پردہ
کر کے قائم جسے دنیا سے گئے روح اللہ

آج تو کل سے زیادہ ہے ضرورت تیری
اس ولایت میں جھلکتی ہے ولایت تیری

-- فیاض مہدی --

تمہارے حجر کو وہ انتہا نہ کہہ بیٹھیں
و جو درکھتے ہوئے بھی دکھائی دیتے نہیں

کہیں جناب کو وحدت سرانہ کہہ بیٹھیں
اے مولا بندے تجھ ہی کو خدا نہ کہہ بیٹھیں

کربلا دے رہی ہے مسلسل صدا
جلد ہو اب ظہور امام زماں

منتظر جانے کب سے ہے اہل ولا
اے خدا ہے یہی آرزو وفا

ابھی تو ظلم کا قصہ تمام ہونا ہے
جو ہورہا ہے ستم اس کی شام ہونا ہے

حسینیت کو ابھی گام گام ہونا ہے
کرو نہ فکر ظہور امام ہونا ہے

اتنی بس حکایت عہد زمانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے

حجت خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
زندہ فقط ہمارا امام زمانہ ہے

درو زنده اپنا سلام زنده ہے
تمہارا تو کوئی مرہ بھی اب نہیں کوئی

خدا کے ساتھ محمد کا نام زنده ہے
ہمیں ہے فخر ہمارا امام زنده ہے

سو بار خیال نے سوچا اور سو بار خیال خیال رہا ادراک رسائی کرنے سکا اپنوں سے بھی پردہ ہوتا ہے
ہم مست ملنگ حلالی ہیں سرکار کے خاص موالی ہیں پردہ تو ہٹا جلوہ تو دکھا اپنوں سے بھی پردہ ہوتا ہے
-- شوکت رضا شوکت --

دل و اذہان عداوت سے بھرے جاتے ہیں آج کی رات وہ بے دین دہرے جاتے ہیں
یہ بھی کیا جلوہ نمائی ہے میرے مولا کی وہ جئے جاتے ہیں ہم اُن پہ مرے جاتے ہیں
-- شوکت رضا شوکت --

صحیح یہ ہے کہ غلط کو صد اغلط لکھو قلم اٹھاؤ کبھی صاف کر کے خط لکھو
ہمارے عرضیان لکھنے سے کیوں ہو بھلا تمہارا بھی کوئی زندہ ہو اُس کو خط لکھو
-- شوکت رضا شوکت --

اضطراب قلب جو بھی ہو وہی لکھا کرو چشم کے ایوان کی حالت سب ہی لکھا کرو
اپنا کیا لکھنا وہ کس بات سے ہیں بے خبر آپ کیسے ہیں کب آئیں گے یہی لکھا کرو
-- شوکت رضا شوکت --

کہتے ہیں جو نظر نہیں آتا اُسے ہم نہیں مانیں گے!

سرِ عرش بریں نوری محلہ تو نے دیکھا ہے شبِ معراج سرور کا مصلیٰ تو نے دیکھا ہے
اور میرا مولا دکھائی نہیں دیتا تو پھر کیا ہے جسے تو سجدہ کرتا ہے وہ اللہ تو نے دیکھا ہے
-- شوکت رضا شوکت --

آجا کہ تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

کچھ دن لگے ہیں سلطنتِ دل بکھی بکھی
ہر کاروانِ عشق کی منزل بکھی بکھی
تیرے بغیر لگتی ہے محفل بکھی بکھی
تو ہے تو حیاتِ بشر کو دوام ہے

آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

ساقی تو آ کے دیکھ کبھی میکدے کا حال
بگڑے ہوئے ہیں نوری تمدن کے خدو خال
کرتا بھی کون میکشوں رندوں کی دیکھ بھال
سلمانؓ ہے نہ بوذرؓ و قنبرؓ نہ بلالؓ

تو جو نہیں تو بکھرا ہوا نظام ہے

آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

تو آ نہیں رہا یہ تیرے اپنے رنگ ہیں
ہم لانسب ہجوم کے طعنوں سے تنگ ہیں
ہر رنگ کے یزید سے مصروف جنگ ہیں
تو جانتا ہے تیری گلی کے ملنگ ہیں

جو بھی حلال زادہ ہے تیرا غلام ہے

آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

جنت میں نوریوں کا محلہ اداس ہے
پشتِ نبیؐ پہ تیرا مصلیٰ اداس ہے
کچھ دن سے وہ کربلائے معلیٰ اداس ہے
تیری قسم تیرے لئے اللہ اداس ہے

بس تیرا انتظار ہی شیعوں کا کام ہے

آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

آ اس طرح کہ مرکزِ احساس ساتھ ہو
صدیوں سے جس کی تیغ کو ہے پیاس ساتھ ہو
کرار کے جلال کا عکاس ساتھ ہو
لینا ہے انتقام تو عباسؑ ساتھ ہو

تلوار بھی اس کے پاس بے نیام ہے

آجا تیرے بغیر یہ جینا حرام ہے

-- شوکتِ رضا شوکت --

۱۵ شعبان شبِ برات

لو آج اس نظم کا عنوان ہے قائم
اس دور کی توحید کی پہچان ہے قائم
قائم کے وسیلے ہی سے قرآن قائم
انسان کے پیکر ہی میں یزدان ہے قائم

یہ سچ ہے کہ تم نے جسے ابھی تک نہیں مانا
قائم کے سراپا سے ہی قائم ہے زمانہ

جب چودھویں شب چاند چڑھا اپنی پھبن میں
نازل ہوا یہ حسنِ خدا میں پہ تو ہوئی عیدِ عدن میں
ایک نور کا اعلان تھا ہراک کرن میں
نازل ہوا یہ بہ حکمِ خدا صحنِ حسن میں
یہ حسنِ زمانہ میں عجب رنگ بھرے گا
اس کا منکر بھی جو ہو عید کرے گا

عسکری ہاتھوں پہ ہے معصوم۔ اللہ کہتا ہے

یہ فرش پہ اُتر ہے مگر عرش نشین ہے
یہ اتنا حسین اتنا حسین ہے
حد ہو گئی بے دل کے ملیں کے دل کا ملیں ہے
خود میرے خزانوں میں اس جیسا نہیں ہے

سب اس کے ہم سر اس کے بدن میں اُتر آئیں

چاہوں تو ہوں ایک تو ۱۴ چودہ نظر آئیں

یہ رخ روشن ہے سبوتس و قمر سے
اس حسن کو بچانا ہے دنیا کی نظر سے
دنیا سے ترسا ہے کرے دیدہ تر سے
دنیا کہیں ڈھونڈ نکالے نہ اسے گھر سے

غائب ہوں تو غائب بنا لیتا ہوں اس کو

میں اپنے ہی پردوں میں چھپا لیتا اس کو

ہے میرا ہی اظہار نہاں تو عیاں بھی
بولے گا تو مخلوقِ خدا کام کرے گی
صدیوں کا بھی ہو جائے رہے گا یہ جوان بھی
حد ہے کہ قیامت بھی اسے ڈھونڈا کرے گی

ہر دور میں اس کو پکاریں گے حجازی

راہ دیکھتا رہے جائے گا عیسیٰؑ سا نمازی

جیتے گا اسلام کی ہاری ہوئی بازی

طے ہو گیا اس کا علمدار ہے غازی

پردے میں رہے گا تو ستار لگے گا

تلوار اٹھائے گا تو کرار لگے گا

دشمن ہو فلک پہ تو بلا لے گا زمیں پہ
 مُردوں کو بھی قبروں سے نکالے گا زمیں پر
 جب چاہے اپنے خزانوں کو نکالے گا زمیں پر
 پھر اپنے ملنگوں کو بھی پالے گا زمیں پر
 زہرا کے عدو کو کہیں جانے نہیں دے گا
 دادی کا نمک غیر کو کھانے نہیں دے گا
 --- شوکت رضا شوکت ---

رضایہ سوچ کے ہر پل گزارو زندگانی کا
 امام وقت کی کس دن نقاب الٹ جائے
 --- رضا سرسوی ---

پھر زمانے کو حیدر کا ثانی چاہئے
 آؤ ہم سب روضہ عباسؑ پر چل کر کہیں
 وقت کہتا ہے دعاؤں میں روانی چاہئے
 جل رہی ہے ساری دنیا تھوڑا پانی چاہئے
 پنجن کا واسطہ دیتا ہوں اے پروردگار
 بھیج دے اُن کو زمانے کو ہے جن کا انتظار
 جن کے آنے سے پکارے گا جہان بے اختیار
 لا فتی الا علیؑ ؛ لا سیف الا ذوالفقار

سحر قریب ہے اندھیروں کو دور ہنا ہے
 اور ذلیل دشمن دیں کو ضرور ہونا ہے
 بتا رہی ہیں تبدیلیاں زمانے کی
 یقیناً کسی ولی کا ظہور ہونا ہے

ہے عزمِ خلیلؑ سانسوں میں شعلوں میں پھول کھلا دیں گے
 ہاتھوں میں نہاں زور علیؑ خیر کا سماں دکھلا دیں گے
 عباسؑ دلاور کے وارث ہر ایک کی پیاس بجھا دیں گے
 یہ نسل و ملک و رنگ و وطن کی سب دیوار گرا دیں گے

اس وقت فضائے عالم پر بس ایک علم لہرائے گا
 سب ٹاٹھ پڑا رہ جائے گا جب آنے والا آئے گا

مچھلیاں رہتی ہیں پانی میں بس یہ اک راز ہے راز کھلنے کے تصور سے بھی ڈر جاتی ہیں
ان کو کرنا ہے امامت کے مصلے کا طواف ہو کے پانی سے جدا اس لئے مر جاتی ہیں
-- روشن ضمیر --

فخر آفتاب آئے گا اور رشک ماہتاب آئے گا ہوں گے گل سب دیئے جب وہ بے نقاب آئے گا
کیوں نہیں دیا میرا جواب یہ سمجھ گیا ہوں راز میں میرے خط کا بن کے خود ہی وہ ایک دن جواب آئے گا
ظلم تھرائے گا عید ہوگی ہمارے گھر میں
جس گھڑی حیدر کرار کا لال آئے گا
-- عمر زخمی --

یہ عریضوں کی قطاریں نہیں دریاؤں میں ایسا لگتا ہے محبوں کا سفر جاری ہے
میری تحریر زیارت کا وسیلہ بن جائے آج مولا سے ملاقات کی تیاری ہے
-- عمر زخمی --

آبھی جا پردہء غیبت سے زمانے کے امام تیرے منہ سے بھی تیرے جد کی کہانی سن لیں
ہم عزاداروں کی بس آخری حسرت ہے یہی نوحہ شبیر کا ایک تیری زبانی سن لیں
-- وفا --

عریضہ با حضورِ امام زمانہؑ

جذبہء الفت سرکار میں خط لکھا ہے
ایک شہنشاہ کو نادار نے خط لکھا ہے
اس لئے اشکوں سے لکھا کے یہ ظاہر ہو
وارثِ اصغرؑ بے شیر تجھے کعبے کی
لب سجاد پہ تجدید تبسم کے لئے
اپنے اجداد کے پرچم کو سنبھالو آ کر
شاہِ ولا کے عزادار نے خط لکھا ہے
مسکراتی ہوئی دیوار نے خط لکھا ہے
جذبہء حضرت مختار نے خط لکھا ہے
کٹے ہاتھوں سے علمداز نے خط لکھا ہے
دل سے یہ عزت و توقیر مبارک ہو حبیبؑ
آپ کو سپدا برار نے خط لکھا ہے

-- بلال کاظمی --

ترا ب سے تو مسلسل اناج اُگتا ہے بشر بشر اُ سے ہر صبح و شام کھاتا ہے
جو منتظر نہیں شوکت ظہور مہدی کا قسم خدا کی وہ رزق حرام کھاتا ہے
-- شوکت رضا شوکت --

پردہ رخ روشن سے ہٹانا بھی قیامت دیوانوں کو جلوہ نہ دکھانا بھی قیامت
جب تک وہ نہ آئیں گے نہ آئے گی قیامت آنا بھی قیامت ہے نہ آنا بھی قیامت
-- شوکت رضا شوکت --

مومن کی ہر صدا کو تیرا انتظار ہے ایمان کی بقا کو تیرا انتظار ہے
پھر سجدہء حسین کی حاجت ہے دین کو آ جا کہ لا الہ کو تیرا انتظار ہے
پردہ ہٹا کے دیکھ میرے دور کے حسین ہاں اب بھی کربلا کو تیرا انتظار ہے
بے چین ذوالفقار ہے بیتاب مرتجز عباسؑ با وفا کو تیرا انتظار ہے
-- شوکت رضا شوکت --

پیشوائی کے لئے رحمت باری آئی روح کو نین پہ نقش گزاری آئی
زندگی کی میرے کان میں آئی یہ صدا قائم آل محمد کی سواری آئی
-- ایک ذاکر نے پڑھا --

دلوں میں نقشِ محبت جلائے بیٹھے ہیں اور تخلیات کی دنیا پہ چھائے بیٹھے ہیں
یہ پردہ خوب ہے پردہ کہ پردے پردے میں وہ زمانہ بھر کو اپنا بنائے بیٹھے ہیں
-- ایک ذاکر نے پڑھا --

عسکریؑ کے لال کیوں جلوہ دکھاتے نہیں اے میرے پردہ نشیں کیوں سامنے آتے نہیں
چاند پہلی کا مشکل سے نظر آتا ہے حضور چودھویں کا چاند ہو پھر بھی نظر آتے نہیں
-- ایک ذاکر نے پڑھا --

میرے لفظوں کی توقیر بڑھانے آ جا ہم ملنگوں کے مقدر کو جگانے آ جا
تیری مرضی ہے تو جب پردہ ہٹائے لیکن آج کی رات میرا جشن منانے آ جا
-- شوکت رضا شوکت --

آج ہو جائے ختم فاطمہؑ زہرا کا انتظار
بس ایک بار ایک بار بس ایک بار

اے امام زماں آپ کا منتظر ہے جہاں
اے وقت کے حسینؑ آ جاؤ ایک بار

قائم ہے جس کی دل پہ حکومت تم ہی تو ہو
تیرے سوا وہ کون ہے اے بارہویں امام
مولا خدا کی آخری حجت تم ہی تو ہو
جس کے لئے رکی ہے قیامت تم ہی تو ہو
اے عسکریؑ کے چاند محمدؐ کی آرزو
قائم ہے جسکے دم سے امامت تم ہی تو ہو

قائم آلِ محمدؐ کا قصیدہ لکھیں
کاغذی ناؤ عریضہ کو بنا کر بھیجیں
آئیے بارہویں حیدرؑ کا عریضہ لکھیں
اشک کی مہر لفافے پہ لگا کر بھیجیں

اے میرے مظہر دیں مظہرِ خالق آ جا
لوگ ثابت کو سمجھ بیٹھے ہیں کافی مولا
صدق کی اب ہے ضرورت میرے صادق آ جا
پردہ غیبت کا اٹھا کے میرے ناطق آ جا

پیاس کی ہمت ٹوٹ گئی مگر پیاسا باقی ہے
اب بھی اُن کے نام کا دریا ہر آنکھ میں باقی ہے
یزید نے مٹانے کی کوشش کی تھی بہت مگر
دیکھو آج بھی دنیا میں حسینیت باقی ہے
جس کی نسل کشی کی خاطر تم نے لڑی کتنی جنگیں
دیکھ آج بھی غیبت میں اُس کا بیٹا باقی ہے
کتنے محسن اور نصرت روز تم نے قتل کئے
کون رکا کون ڈرا ہمارا جذبہ باقی ہے

توحید کی قربت میں مسیح سیکھ رہا ہے
مہدئی کی اطاعت میں پڑھی جائے گی کیسے
گرچہ وہ نمازی ہے ابھی سیکھ رہا ہے
عیسےؑ کئی صدیوں سے یہی سیکھ رہا ہے

عبادتوں کا میری انتظام ہو جائے عقیدتوں کا بھی کچھ اہتمام ہو جائے
بھٹک رہے ہو اندھیروں میں روشنی کے لئے دعا کرو کہ ظہور امام ہو جائے

سلام کرنے شریعت کا کل نظام آیا خدائے دیں کے لئے شکر کا مقام آیا
نہیں اب کسی ہادی کی ضرورت دین کو مبارک آج بارہواں امام آیا

اتنی سی فقط حکایتِ عہدِ زمانہ ہے حجتِ خدا کی اصل ہے باقی فسانہ ہے
غیروں نے جو امام بنائے تھے چل بسے زندہ فقط ہمارا امام زمانہ ہے

دروازہ زندہ ہے اپنا سلام زندہ ہے خدا کے ساتھ محمد کا نام زندہ ہے
تمہارا تو کوئی مردہ بھی اب نہیں کوئی ہمیں ہے فخر ہمارا امام زندہ ہے

اسی آسے پہ دل بے قرار زندہ ہے کوئی تو اشکوں کا امیدوار زندہ ہے
غمِ حسینؑ کو بدعت ذرا سنبھل کے کہو ابھی حسینؑ کا اک سو گوار زندہ ہے

اپنے گھر میں انہیں بلانا ہے جن کے صدقے میں یہ زمانہ ہے
جب میرے گھر میں ہوں پختن مہماں کیسے کہہ دوں غریب خانہ ہے

بن کر حسینؑ آئے یا صاحب الزماں اب تو نقاب اٹھائیے یا صاحب الزماں

دیدار کرادو اے یوسفؑ زہراؑ مجھے دیدار کرادو تڑپاؤ نہ پردہ غیبت کو اٹھا دو
فرقت میں کڑے وقت گزارتے ہیں جو لوگ ہر روز نئے فتنے ابھارتے ہیں لوگ

ہم تشنہ دیدار ہیں جلوہ تو دکھا دو
تڑپاؤ نہ پردہ غیبت کو اٹھا دو

ہررات ابن حیدر روزہرا کی یاد ہو ہردن ظہور ولی و آقا کی آس ہو
ایک اور عید آگئی مولا نہیں آئے بس یہ خیال درد و الم ساتھ ساتھ ہو

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے پیار نہیں ہے فریاد تمہاری کوئی بیکار نہیں ہے
سنتا ہوں تڑپتا ہوں مگر مجبور ہوں میں بھی آنے سے اگرچہ مجھے انکار نہیں ہے
میں آج ہی آ جاؤں مجھے عار نہیں ہے
لیکن میرا لشکر ابھی تیار نہیں ہے

یہ چودہ ۱۴ ہیں تو الہی نظام زندہ ہے ان ہی نام سے خالق کا نام زندہ ہے
منا کے جشن بتاتے ہیں ہم زمانے کو ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا امام زندہ ہے

منتظر ہم ہی نہیں منتظر ہیں فاطمہؑ اب بھی بیت الحزن میں رو رہی ہیں فاطمہؑ
روکنے بی بی کے آنسو ابھی جاؤ جلد امامؑ قاتل محسن کو اپنے ہاتھ سے دینے سزا

علیؑ کے لال سے حق کا نظام باقی ہے امام ہیں تو یہ سارا نظام باقی ہے
نہ اپنے زور پہ اتنا اچھل اے منکر علیؑ کے گھر کا ابھی ایک امام باقی ہے

مجھ سے میرا امامؑ بہت دور دور ہے اعمال ہیں برے میرے میرا قصور ہے
تقویٰ نہیں ہے ہم میں حقیقت ہے دوستو کیسے ملے وہ ہم سے؟ وہ اللہ کا نور ہے

اک اور برس بیت گیا عمر رواں کا کچھ دیر حساب آؤ کریں سو دو زیاں کا
سب مل کے دعا مانگو نئے سال میں ہم کو دیدار کرادے خدا ہادیءِ زماں کا

پورا اپنی زندگی کا مدعا ہو جائے گا جب بھی وعدہ جان زہرا کا ادا ہو جائے گا
طور کے بدلے چال ہیں جانبِ کعبہ کلیم دل یہ کہتا ہے کہ دیدارِ خدا ہو جائے گا

--ذیشان حیدر جوادی--

سن لیں وہ جن کے لئے ذکرِ علیؑ بار ہے آج بھی پردے میں اک حیدرؑ کرار ہے
اس کو سب کی خبر رکھتا ہے سب پر نظر کون ہے غدار اور کون وفادار ہے

منکر اشکِ عزاء سوچ بس اتنا ذرا

غیب میں بیٹھا ہے جو وہ بھی عزادار ہے

--نایاب ہلوروی--

وہ جس نے آبروئے احمد مختار رکھی ہے اُس نے مٹھیوں میں وقت کی رفتار رکھی ہے
اگر مفہومِ غیبت کو سمجھنا ہے تو یوں سمجھو غلافِ صبر میں عباسؑ کی تلوار رکھی ہے

--نایاب ہلوروی--

سوال اجر رسالت ماب ہونا ہے منافقت کو ابھی بے نقاب ہونا ہے

علیؑ کا بیٹا زمانے میں آنے والا ہے ابھی تو باغِ فدک کا حساب ہونا ہے

جلی کی عظمت کے زین آجا۔ ولی بدروحنین آجا۔ رسول دل کے قرار آجا۔ بتوں آنکھوں کے چین آجا
کبھی کراچی کبھی کوئٹہ۔ قدم قدم کربلا بنی ہے یزیدیت جنگ کر رہی ہے اے حجاب والے حسین آجا
۔۔ شوکت رضا شوکت ۔۔

مولا ویسے تو محبت ہے مجھے موت سے لیکن زندہ ہوں فقط میں غم شبیر کی خاطر
اکبر میری ماں یہی احسان ہے مجھ پر پالا جو مجھے ماتم شبیر کی خاطر

مولا ظہور غیبت کبریٰ سے کیجئے ہم مومنوں کو شرف زیارت بھی دیجئے
شمشیر حیدری لئے دلدل پہ بیٹھ کر ہر دشمن حسین سے بدلا بھی لیجئے

صحیح کو صحیح غلط کو غلط لکھو جب بھی اٹھاؤ قلم ہمیشہ حق لکھو
ہمارے عریضوں سے کیوں پریشان ہو تمہارا بھی کوئی زندہ ہو تو اسکو خط لکھو

عدل کی پیاس زمیں کو بھی ہے زماں کو بھی اُمید دید ہے کسمن کو بھی جواں کو بھی
طلب تیری فقط ہمیں ہی نہیں ہے یا مہدئی خدا کے دین کو تفسیر کو قرآن کو بھی
زگا ہیں تھک چکیں آجائے نظر مولا
تلاش میں تیری مریم کا ہے پسر مولا

اکیسویں صدی میں بھی یہ اہتمام ہے
 اس بارہویں امامؑ پہ میرا سلام ہے
 کوئی نشے میں چور کوئی تشنہ کام ہے
 سرکار اپنی اپنی مودت کا جام ہے
 جنکے دلوں میں آپ کی اُلفت ہے موجزن
 اُن مومنوں پہ آتش دوزخ حرام ہے
 ہر اک قدم ہے گرچہ مصائب کا سامنا
 تا ہم سکوں نواز فقط ایک نام ہے
 مجھ سے گنہگار کا کیا کم ہے یہ شرف
 میرا امام مہدی علیہ السلام ہے
 -- ناصر زیدی --

قبولیت کی آپ پہ برسات ہو
 خوشیوں سے آپ کی ملاقات ہو
 کوئی ادھوری نہ رہے دعا آپ کی
 ایسی مبارک یہ آنے والی شبِ براءت ہو
 -- بیہا بیٹی نے لکھوایا --

کھل جائے گا جب شاہ کے پرچم کا پھریرا
 اس دھوپ میں تسکین کا احساس ملے گا
 نہ کوئی جمیعت نہ جماعت نہ سپاہی
 محشر میں فقط لشکرِ عباسؑ ملے گا
 -- ضامن رضا رضوی نے لکھوایا --

سامرہ میں ہونہ کیوں کر آج ہر دل پر خوشی
 عالمِ امکاں میں آئے ہیں امامِ آخری
 وارثِ علمِ محمدؐ، حاملِ زورِ علیؑ
 اے دلِ نرجس کی ٹھنڈک، نورِ چشمِ عسکرِ علیؑ
 ہے یقین محکم میرا جب آپ کا ہوگا ظہور
 ساری دنیا کفر سے ہو جائے گی اس دمِ بری

۔۔ رضوان عزیمی امر وہوی ۔۔